سوال

(103)اندھے کے پیچھے نماز کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اندھوں کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں اور اگر جائز ہے تو کسی قسم کی کراہت تو نہیں واقع ہوتی ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اندھے کے پیچھے نماز بلا کراہت جائز ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ((صلوا خلف کل بر و فاجر)) کما فی الھدایة۔[1][ہر نیک اور فاجر کے پیچھے نماز ادا کرلو۔ جیسا کہ ہدایہ میں ہے]

''وفی فتح القدیر (١/١٢٦) : وھذا الحدیث یرتقی إلی درجة الحسن عند المحققین وھو الصواب''[2] انتھی

[فتح القدیر میں ہے کہ یہ حدیث محققین کے نزدیک حسن کے درجے کو پہنچ جاتی ہے اور یہی بات درست ہے]

وفی المشکاة (ص : ٩٢) فی باب الإمامة : عن أبی مسعود رضی اللہ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : ((یؤم القوم أقرأھم لکتاب اللہ تعالیٰ))[3] الحدیث۔

[مشکات میں امامت کے باب میں ہے : ابو مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : قوم کی امامت وہ کرائے جو لوگوں میں سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کو پڑھنے والا ہو]

وعن أبی سعید رضی اللہ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : ((إذا کانوا ثلاثة، فلیؤمھم أحدھم ، وأحقھم بالإمامة أقرأھم))[4] (رواہ مسلم)

[ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تین آدمی ہوں تو ان میں سے ایک ان کی امامت کرائے۔ ان میں سے امامت کا سب سے زیادہ حق داروہ ہے، جو ان میں (قرآن مجید کو) سب سے زیادہ پڑھنے والا ہو]

وعن أنس أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم استخلف ابن أم مکتوم علی المدینة مرتین یصلی بھم ، وھو أعمیٰ۔[1] (روہ أبو داود، وأخرجہ أیضاً ابن حبان فی صحیحہ ، وأبو یعلی والطبرانی عن عائشة، وأخرجہ أیضاً الطبرانی باسناد حسن عن ابن عباس)

[انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کو دو مرتبہ مدینے میں اپنا جانشین بنایا، چنانچہ یہی لوگوں کی امامت کراتے تھے اور یہ نابینا تھے]

وعن محمود بن الربیع أن عتبان بن مالک کان یوم قومه، وھو أعمی، وأنه قال: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم !إنھا تکون الظلمة والسیل، وأنا رجل ضریر البصر، فصل یارسول اللہ فی بیتی مکانا أتخذہ مصلی، فجاءہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال: ((أین تحب أن أصلی؟)) فأشار إلی مکان فی البیت، فصلی فیه رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔[2](رواہ البخاري والنسائی، نیل الأوطار طبع مصر: ۳/۳۹)

[محمود بن ربیع رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ اپنی قوم کی امامت کراتے تھے اور وہ نابینے تھے۔ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گزارش کی کہ کبھی اندھیرا، بارش یا بارشی پانی ہوتا ہے اور میں نابینا شخص ہوں (ایسی حالت میں مسجد نہیں آسکتا) لہٰذا آپ میرے گھر میں ایک جگہ نماز ادا فرمائیں، جسے میں اپنی نماز کے لیے مقرر کر لوں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا: تم کہاں چاہتے ہو کہ میں نماز پڑھوں؟ تو انھوں نے گھر میں ایک جگہ کی طرف اشارہ کیا۔ وہاں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی]

---

[1]۔ یہ حدیث ضعیف ہے اس کی وضاحت گزر چکی ہے۔

[2]۔ علامہ ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی مفصل تخریج کرنے کے بعد فرماتے ہیں: فقد تبین من ہذا التجریح والتتبع لطرق الحدیث انھا کلھا واھیة جداء کما قال الحافظ فی التخلیص (ص:125)

[3]۔ صحیح مسلم رقم الحدیث (673)

[4]۔ صحیح مسلم رقم الحدیث (672)

[5]۔ سنن ابی داود رقم الحدیث (595) صحیح ابن حبان (5/506) المعجم الکبیر للطبرانی

[6]۔ صحیح البخاري رقم الحدیث (415) صحیح مسلم رقم الحدیث (33) سنن النسائی رقم الحدیث (788)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الصلاۃ، صفحہ:230

محدث فتویٰ